اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عبادتِ رمضان

أَقِمِ الصَّلاۃَ لِدُلُوکِ الشَّمْسِ إِلَی غَسَقِ اللَّیْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوداً۔ وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہِ نَافِلَۃً لَّکَ عَسَی أَن یَبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوداً۔ {بنی اسرائیل: ۷۹۔۸۰}

ترجمہ: سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہی ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔ اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھا کر۔ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمود پر فائز کردے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاہُ فَقُلْتُ لَہٗ: لِمَ تَصْنَعُ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الفتح، مسلم)

☆ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ جاتے۔ ایک دفعہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرما دیئے ہیں یعنی ہر قسم کی غلطیوں اور لغزشوں سے محفوظ رکھنے کا ذمہ لے لیا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کے فضل و احسان پر اس کا شکرگزار بندہ بنوں۔''

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رمضان کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آنحضو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سے سب سے زیادہ نیکیاں بجالاتے تھے اور رمضان میں پہلے سے زیادہ نیک اعمال بجالاتے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات آپؐ سے ملتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن کا وِرد کیا کرتے تھے۔ ان دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیز ہواؤں سے بھی زیادہ نیکیوں میں بڑھ جاتے۔ (بخاری کتاب بدءالوحی)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

''رمضان میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمر ہمت کس لیتے تھے اور پوری کوشش اور محنت فرماتے تھے...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ خدا کے حضور

گریاں وبریاں ہوتا۔ دل اُبل اُبل جاتا اور سینہ میں یوں گر گڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی جیسے ہنڈیا کے ابلنے سے آواز پیدا ہوتی ہے۔''

(شمائل ترمذی)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان المبارک میں رات کو کیسے عبادت فرماتے تھے فرمایا:

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان میں اور رمضان کے علاوہ ایام میں بھی گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چار رکعات ادا فرماتے ''وَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ'' اور تم ان رکعتوں کے حسن اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھو (یعنی میرے پاس الفاظ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس لمبی نماز کی خوبصورتی بیان کروں) پھر اس کے بعد ایسی ہی لمبی اور خوبصورت چار رکعات اور ادا فرماتے اور پھر تین وتر آخر میں پڑھتے تھے (یعنی کل گیارہ رکعات)۔'' (بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں:

''جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رات کو بیدار رہتے' اپنے گھر والوں کو جگاتے، خوب محنت کرتے اور کمر کس لیتے (یعنی عبادت الٰہی میں مصروف ہو جاتے)۔'' (بخاری و مسلم)

☆ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان میں جس قدر محنت و کوشش کرتے تھے، اس قدر غیر رمضان میں نہیں کرتے تھے اور جو محنت و کوشش رمضان کے آخری عشرے میں کرتے تھے وہ اس کے دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔''

(صحیح مسلم)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

مدرس..........................